ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.9. No.2.2026

اسلامی تمویل میں "صکوک" کی اہمیت اور جدید معیشت میں اس کا کردار

The Significance of 'Sukuk' in Islamic Finance and its Role in the Modern Economy

Muhammad Shahbaz
PhD Scholar Institute of Islamic Studies University of Karachi
Email: drshahbazsalik@gmail.com

Abstract:

This study explores the burgeoning significance of Sukuk (Islamic bonds) within the broader framework of Islamic finance and evaluates its strategic role in shaping the modern global economy. Over the past few decades, Sukuk has emerged as a viable, asset-backed alternative to conventional interest-bearing debt instruments, aligning economic growth with Shariah principles. Utilizing a qualitative and analytical approach, this paper examines the historical evolution, core structural typologies (such as Ijarah, Musharakah, and Murabahah), and the distinct conceptual foundations of Sukuk. Furthermore, the research investigates how Sukuk facilitates sustainable economic development by mobilizing capital for large-scale infrastructure projects, deepening capital markets, and promoting financial inclusion. The findings indicate that Sukuk not only enhances fiscal flexibility for sovereign and corporate entities but also fosters macroeconomic stability by mitigating systemic risks inherent in conventional banking. The study concludes that addressing contemporary challenges—such as regulatory standardization, liquidity management, and cross-border legal frameworks—is imperative for optimizing the potential of Sukuk as a catalyst for modern economic resilience and ethical financial growth.

Keywords: *Islamic Finance, Sukuk, Modern Economy, Economic Development, Asset-Backed Securities, Shariah Compliance.*

صکوک کا تعارف:

صکوک کی اصل حقیقت سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اصل عربی لغت میں اس کے معنی اور مختلف ادوار میں اس کے اطلاقات کا تذکرہ کر کے اس کی عصری تعریف ذکر کی جائے۔

صکوک کی لغوی تحقیق:

لفظ "صکوک" بنیادی طور پر عربی زبان کے لفظ "صک" کی جمع ہے، جو تاریخی طور پر فارسی کے مشہور لفظ "چک" سے مستعار (ادھار) لیا گیا ہے۔ لغوی اعتبار سے یہ لفظ کسی تحریر یا 'خط' کے لیے مستعمل تھا، تاہم اصطلاحی طور پر اس کا اطلاق مالیاتی ذمہ داری اور لین دین کی مستند دستاویز پر ہوتا تھا۔ اسلامی تاریخ کے ابتدائی ادوار میں بیت المال کی جانب سے ملازمین کو جاری ہونے والے وظائف، تنخواہیں اور عطایا کے اجازت نامے بھی "صک" کہلاتے تھے، کیونکہ یہ احکامات باقاعدہ ایک مکتوب کی شکل میں تحریر ہوتے تھے جنہیں دکھا کر بیت المال سے رقم یا غلہ حاصل کیا جاتا تھا۔ اس تفصیل کو لسان العرب میں علامہ ابن منظور افریقی نے انہیں تفصیلات کو یوں بیان فرمایا ہے:

والصك الكتاب فارسي معرب وجمعه أصك وصكوك وصكاك؛ قال أبو منصور : والصك الذي يكتب للعهدة، معرب أصله چك، ويجمع صكاكا وصكوكا، وكانت الأرزاق تسمى صكاكا لأنها كانت تخرج مكتوبة[i].

"اور 'الصک' سے مراد لکھی ہوئی دستاویز (یا کتاب) ہے، یہ بنیادی طور پر فارسی کا لفظ ہے جسے عربی بنالیا گیا ہے (معرب ہے)، اور اس کی جمع 'أصک'، 'صکوک' اور 'صکاک' آتی ہے۔ ابو منصور (الازہری) فرماتے ہیں: 'الصک' اس دستاویز یا مکتوب کو کہتے ہیں جو کسی معاہدے، ذمہ داری یا حقِ ملکیت (Guaranty/Deed) کے لیے لکھا جائے؛ اس کی اصل فارسی کا لفظ 'چک' ہے، اور اس کی جمع 'صکاک' اور 'صکوک' آتی ہے۔ (تاریخ میں) ملازمین اور مستحقین کے وظائف وراشن کو بھی 'صکاک' کا نام دیا جاتا تھا، کیونکہ وہ باقاعدہ (سرکاری طور پر) تحریر کر کے جاری کیے جاتے تھے۔"

نیز ایک حدیث میں بھی نبی کریم نے بھی اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔ وہ قیامت کے احوال سے متعلق ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم نے فرمایا قیامت کے دن جب میری امت کا حساب شروع ہو گا تو ان میں سے بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں چلے جائیں گے اور بہت سے میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں چلے جائیں گے۔ میں ان کے لئے مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک مجھے ان لوگوں کے بارے میں جنت کے پروانے دیئے جائیں گے جن کو دوزخ میں بھیجا چکا ہو گا۔ اس آخری بات کو ادا کرنے کے لئے نبی کریم صلی علیہ السلام نے یہ الفاظ استعمال فرمائے:

فما أزال أشفع حتى أعطى صكاكا برجال قد بعث بهم إلى النار.[ii]

"پس میں مسلسل شفاعت (سفارش) کرتا رہوں گا، یہاں تک کہ مجھے ان مردوں (گناہگاروں) کے حق میں بھی مغفرت کے پروانے (صکوک) عطا کر دیے جائیں گے جنہیں جہنم کی طرف بھیجا جا چکا ہو گا۔"

اس میں نبی کریم نے جنت کی چٹھی اور پروانے کے لئے "صکاک" کا لفظ استعمال فرمایا جو کہ "صک" کی جمع ہے۔ یہاں پر "صک" اپنے مطلق لغوی معنی (یعنی خط اور عرضی) میں استعمال ہوا ہے۔ نیز مالی معاملات سے متعلق بھی اس کے استعمال کے سلسلے میں احادیث میں اس کا تذکرہ ملتا ہے، جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ کی ایک روایت میں ہے کہ:

عن أبي هريرة، أنه قال لمروان : أحللت بيع الربا، فقال مروان ما فعلت؟ فقال أبو هريرة: أحللت بيع الصكاك، وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الطعام حتى يستوفى ، قال: فخطب مروان الناس، فنهى عن بيعها۔[iii]

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے ایک مرتبہ مروان سے کہا کہ آپ نے ربا کو حلال قرار دیا ہے۔ مروان نے ان سے پوچھا کہ میں نے ایسا کیا کیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ آپ نے "صکاک" کی خرید و فروخت کی اجازت دی ہے حالانکہ نبی کریم نے کھانے کی چیز کو اس وقت تک آگے بیچنے سے منع کیا ہے جب تک کہ اس کو پوری طرح اپنے قبضے میں نہ لایا جائے۔ یہ سن کر مروان نے لوگوں میں تقریر کی اور انہیں اس کی خرید و فروخت سے منع کیا۔

اس حدیث کی تشریح میں صحیح مسلم کے مشہور شارح علامہ نووی فرماتے ہیں کہ "صکاک" صک کی جمع ہے، اس لفظ کی جمع "صکوک" بھی آتی ہے۔ اس سے مراد رزق (تنخواہ، عطیہ وغیرہ) کی وہ پرچی ہوتی تھی جو حاکم وقت کی طرف سے مستحق کے لئے جاری ہوتی تھی، جس پر لکھا ہوتا تھا کہ اس شخص کو سرکاری بیت المال سے اتنا غلہ جاری کیا جائے۔[iv]

اب بعض مرتبہ ایسا ہوتا تھا کہ وہ پرچی حاصل ہو جانے کے بعد اس کا حامل شخص اسے آگے کسی اور کو فروخت کر دیتا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ نے اس بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ جب تک پرچی کا حامل شخص اس پرچی پر لکھی ہوئی مقدار کے بقدر غلہ وصول کر کے اس پر اپنا قبضہ نہ کرے اس وقت تک کے لئے اس پرچی کو آگے بیچنا جائز نہیں ہے، بلکہ اس طرح کے کاروبار کو انہوں نے سودی کاروبار سے تعبیر کیا، اور دلیل میں آپ کی حدیث مبارک پیش کی۔

عربی سے اردو کی لغات (Dictionaries) میں اس لفظ کے معنی کے سلسلے میں علامہ وحید الزمان قاسمی کیرانوی لکھتے ہیں: الصك : دستاویز، اقرار نامہ، بونڈ۔[v]

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.9. No.2.2026

صکوک کی اصطلاحی تعریف:

صکوک کی جو سب سے بہترین اور مشہور تعریف وہ ہے جو(AAOIFI) کے اسلامی بینکاری کے لئے طے کردہ شرعی معیارات SHARI'AH) (STANDARDSمیں درج ذیل لفظوں میں کی گئی ہے:

"هي وثائق متساوية القيمة تمثل حصصا شائعة في ملكية أعيان، أو منافع أوخدمات، أو في موجودات مشروع معين أونشاط استثماري خاص."[vi]

یعنی "یہ (صکوک) یکساں مالیت کے وہ قابلِ تجدید دستاویزات (سرٹیفکیٹس) ہیں جو کسی معین (طے شدہ) منصوبے یا مخصوص سرمایہ کاری کی سرگرمی کے اثاثوں، منافع، خدمات یا موجودات (Assets) کی ملکیت میں غیر منقسم حصوں (Undivided Shares) کی نمائندگی کرتے ہیں۔"

صکوک کا عام اور سادہ تصور یہ ہے کہ کسی اثاثہ کا مالک، اپنے اثاثہ کو مختلف اکائیوں (Units) میں تقسیم کر کے، ہر حصے کی ملکیت یا اس سے حاصل ہونے والی منفعت کی نمائندگی کے لئے ایک رسید جاری کرتا ہے، جو رسیدیں مارکیٹ میں قابل خرید وفروخت ہوتی ہیں۔ لوگ ان دستاویزات کو خریدنے کے ذریعہ اس اثاثہ (کی اصل یا اسکی منفعت) کے مالک بن جاتے ہیں جس اثاثہ کی بنیاد پر صکوک جاری ہوئے ہیں۔ دوسری طرف صکوک جاری کرنے والا ادارہ ایک الگ معاملہ کے ذریعہ سے وہی اثاثہ (یا اسکی منفعت) واپس صکوک ہولڈرز سے کسی متعین رقم کے عوض لے لیتا ہے، جو رقم صکوک ہولڈر کو مستقل ملتی رہتی ہے، تاآنکہ اس معاملے کے لئے باہمی رضامندی سے طے کی ہوئی مدت پوری نہیں ہوتی۔

ماضی بعید اور عصر حاضر میں اس لفظ کے اصطلاحی مفہوم میں فرق:

جیسا کہ ماقبل میں "صکوک" کے لغوی معنی کی وضاحت کرتے ہوئے ہم نے ذکر کیا تھا کہ عہد رسالت وعہد صحابہ اور اس کے مابعد کے ادوار میں بھی یہ اصطلاح رائج تھی۔ البتہ اس زمانے کے مطابق اس لفظ کا مفہوم یہ تھا کہ وہ دستاویز جو مالی ذمہ داری کو ظاہر کرے۔ بالخصوص حکومت کی طرف سے جو تنخواہ یا وظیفہ ملا کرتا تھا، وہ جس کاغذ پر لکھا ہوتا تھا اس کاغذ کو صک (صکوک یا صکاک جمع) کہا جاتا تھا۔ جبکہ ابھی جو ہم نے صکوک کی تعریف نقل کر کے اس کی وضاحت ذکر کی تو یہ بھی اگرچہ مالی ذمہ داری کو ظاہر کرتی ہے لیکن اس کا بنیادی تعلق تصکیک یا توریق (securitization) سے ہے، یعنی اس کے جاری کرنے والوں کو نقدی کی ضرورت ہوتی ہے، تو وہ اپنے پاس موجود اثاثوں کو متناسب حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصہ کی نمائندگی کے لئے سرٹیفیکیٹ جاری کرتا ہے۔

سابقہ زمانے اور عصر حاضر میں اس اصطلاح کے مابین فرق کے حوالے سے ڈاکٹر محمد ایوب لکھتے ہیں:

قرون وسطیٰ کے مسلم معاشرے میں صکوک (لفظ "صک" کی جمع) کا استعمال ایسے "پیپرز" کے طور پر ہوتا تھا جو خرید وفروخت اور دیگر کاروباری سرگرمیوں کے نتیجے میں مالیاتی ذمہ داریوں کا ظاہر کرتے تھے۔ تاہم جدید اسلامی مالیات میں صکوک کا ڈھانچہ مختلف ہے اور یہ سیکیوریٹائزیشن کے روایتی تصور سے زیادہ قریب ہے جس میں اثاثوں کی ملکیت ان کی نمائندگی کرنے والے پیپرز کے ذریعے متعدد سرمایہ کاروں کو منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ پیپرز عام طور پر سرٹیفیکیٹ، صکوک یا کوئی اور وثیقہ جات ہوتے ہیں جو متعلقہ اثاثوں کی متناسب مالیت کو ظاہر کرتے ہیں۔[vii]

دور جدید میں صکوک کا تصور اور تاریخی پس منظر:

بیسویں صدی کی آخری دہائیاں اسلامی بینکاری اور اسلامی مالیاتی نظام کی دوسری مصنوعات کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انہی دہائیوں میں اسلامی بینکاری اور شریعت کے مطابق مالی تمسکات (Bonds) کے اجراء کا عمل کافی تیزی کے ساتھ فروغ پانے لگا۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

سودی بانڈز کے متبادل کے طور پر اسلامی مالیاتی تمسکات کے اجراء کے لئے کوششیں پچھلی صدی کی ستر کی دہائی میں شروع ہو چکی تھیں۔ اس کے لئے بطور مثال ان کوششوں کو پیش کیا جاسکتا ہے جو اسلامی بینک اردن نے ۱۹۷۸ء میں اسلامی بانڈز کے اجراء کی صورت میں کی تھیں۔ جن کو حکومتی سطح پر بہت سراہا گیااور انہیں ریگولرائز کرنے کے لئے اردنی پارلیمینٹ نے ۱۹۸۱ء میں "قانون سندات المقارضة(Muqaradha Bond Act)" متعارف کروایا۔[viii]

اس کے علاوہ حکومت پاکستان نے بھی اسی (۸۰) کی دہائی میں اسی نوعیت کے درج ذیل سرٹیفیکٹس جاری کئے تھے:

(1) (Participation Term Certificate)P.T.C

سن 1980 میں درج بالا عنوان سے شرکت کے میعادی سرٹیفیکٹس جاری کئے، اس کے طریقہ کار کا خلاصہ یہ تھا کہ جس کاروباری ادارے کو بینک یا عوام سے تجارتی مقاصد کے لئے سرمایہ لینے کی ضرورت ہو وہ ایک معینہ مدت کے لئے ایک تجارتی پروگرام وضع کر کے بینک یا عوام کو اس میں شرکت کرنے کی دعوت دے گا۔ اگر بینک یا عوام اس کے پروگرام سے مطمئن ہوں تو اس کو سرمایہ فراہم کریں گے، جبکہ کاروباری کمپنی اس سرمایے کے دستاویزی ثبوت کے لئے ایسے سرٹیفیکیٹ جاری کریں گے۔

(2) (Term Finance Certificate)T.F.C میعادی سرمایہ کاری سرٹیفیکٹس

(3) (Mudharaba Certificate)مضاربہ سرٹیفیکٹس۔[ix]

اس کے بعد مسلم ممالک کی اتحادی تنظیم او۔آئی۔سی کے ذیلی ادارے اسلامی فقہ اکیڈمی (IFA-OIC) نے اس مسئلے سے متعلق (سندات المقارضة) کے عنوان سے سن 1986 اور 1988 میں تحقیق کروا کر ایک قرارداد جاری کی۔

نیز ملائیشیا کی حکومت بھی سودی بانڈز کے اسلامی متبادل کی تلاش میں تھی، جس کے نتیجے میں حکومتی سرمایہ کاری کے سرٹیفیکٹس جاری کئے گئے، جنہیں Government Investment Issues کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسی دوران ایشیا کے دوسرے ممالک میں بھی کوششیں شروع ہو چکی تھیں، لیکن شاید یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اسلامی سرماوی منڈی (Islamic Capital Market) میں صکوک کی پہلی آمد ۱۹۹۰ میں ملائیشیا کے ذریعہ ہوئی کہ اس میں Shell MDS Sdn Bhd نامی کمپنی نے معاصر دنیا کے اولین صکوک جاری کئے۔[x]

صکوک کی تاریخ سے بحث کرنے والے تقریبا تمام اہل علم نے ان صکوک کو معاصر دنیا میں سب سے پہلے جاری ہونے والے صکوک قرار دیا ہے۔
صکوک کی تاریخ کے اس مرحلے میں اکثر خلیجی ممالک صکوک کے اجراء کے بارے میں تردد میں تھے، جس کی بنیادی وجہ صکوک سے متعلق چند مسائل میں فقہی مکاتب فکر کے مابین اختلاف کو قرار دیا جاسکتا ہے، ان مسائل میں نمایاں مسئلہ "بیع الدین" اور "بیع العینہ" کا مسئلہ تھا، چونکہ ملائیشیا میں شافعی مسلک فقہ کا رواج ہے جس میں ان دونوں مسائل کی کسی حد تک مشروط گنجائش موجود تھی اس لئے ملائیشیا نے اس کے مطابق صکوک جاری کر دیئے تھے جبکہ خلیجی ممالک میں اکثریت دوسرے فقہی مسالک کے پیروکار تھے اس لئے وہاں پر ان مسائل کی وجہ سے پچھلی صدی کے نوے کی دہائی تک کوئی صکوک جاری نہیں کئے جاسکے البتہ اکیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ خلیجی ممالک میں صکوک کا باقاعدہ آغاز ہوا، اس سلسلے کی ابتدائی کڑی ۲۵ ملین ڈالر کے وہ قلیل المدتی "سلم صکوک" تھے جو بحرین مانیٹری ایجنسی (MBA) نے جون سن ۲۰۰۱ میں جاری کئے تھے۔[xi]

اس کے متصل بعد ہی ملائیشیا نے ۱۵۰ ملین ڈالر کے اجارہ صکوک" کئے تھے۔ جبکہ اسی سال کے آخر میں بحرین کے مرکزی بینک نے سب سے پہلے Sovereign Sukuk جاری کئے تھے، یہ اقدام بلاشبہ صکوک کے اجراء کے سلسلے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے جس کی وجہ سے عالمی سطح پر صکوک کے اجراء کی راہ ہموار ہوگئی۔ لیکن اس میں چونکہ بعض ایسی خامیاں تھیں جن کی وجہ سے یہ عالمی سطح پر بانڈز کے معیارات پر پورا نہیں اتر سکے تھے اس لئے ان خامیوں

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کو دور کر کے سن ۲۰۰۲ میں ملائشیا کی حکومت نے Sovereign Sukuk جاری کئے اور ساتھ ساتھ انہوں عالمی سطح پر وہ صکوک کے لئے بینچ مارک بھی قائم کی جس کی وجہ سے ان صکوک کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔[xii]

چونکہ صکوک کی طرف زیادہ رجحان ہونے لگا تھا اس لئے اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے معاییر تیار کرنے والے ادارے AAOIFI نے سن 2003 میں اس موضوع پر شرعی معیار (Sharia Standard) تیار کیا جس کا عنوان "صکوک الاستثمار" رکھا گیا تھا۔ یہ معیار سن ۲۰۰۴ میں باقاعدہ طور پر جاری ہو کر نافذ العمل ہو گیا تھا۔[xiii]

ستمبر 2003 میں اسلامی ترقیات بینک جدہ نے 400 ملین ڈالر کے سالیڈ یریٹی صکوک ٹرسٹ صکوک جاری کئے جس کے بعد صکوک کے اجراء کا عمل بہت تیز ہو گیا اور 2006 تک بحرین، ملائیشیا، سعودی عرب، قطر، متحدہ عرب امارات، برطانیہ، جرمنی، پاکستان، فلپائن میں حکومتی اور مشترکہ سرمایے کے اداروں نے چالیس سے زیادہ صکوک جاری کئے۔ ان میں PCFC کے 365 ارب ڈالر کے صکوک جو دبئی کی DP World کی طرف سے برطانوی کمپنی P&O کو خریدنے کے لئے جاری کئے گئے، اس کے علاوہ اسی ڈی پی ورلڈ کے تعمیراتی شعبے کی کمپنی "نخیل" کی طرف سے جاری کئے گئے ۱۳۶۵۲ ارب ڈالر کے صکوک اور حکومت پاکستان کی طرف سے جاری کئے گئے ۶۰۰ ملین ڈالر کے صکوک قابل ذکر ہیں۔[xiv]

۲۰۰۷ میں ٹوٹل جاری شدہ صکوک کی قیمت ۴۷ بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی تھی۔ 2008 میں عالمی مالی بحران کی وجہ سے صکوک مارکیٹ بھی متاثر ہوئی۔ جس کی وجہ سے اس سال جاری شدہ صکوک کی قیمت گھٹ کر 16.22 بلین امریکی ڈالر تک آگئی تھی۔ 2009 سے صکوک مارکیٹ ترقی کی راہ پر گامزن ہوئی اور اس سال 31.93 بلین امریکی ڈالر، جبکہ 2010 میں ۴۷۶۷۷ بلین امریکی ڈالر کے صکوک جاری کئے گئے تھے۔[xv]

2011 اور 2012 میں ایک بار پھر صکوک بازار میں تیزی وجود میں آئی۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۲۰۱۱ میں ٹوٹل گلوبل جاری شدہ صکوک ۸۴۶۴ بلین ڈالر، جبکہ ۲۰۱۲ میں اس سے ۵۴ فیصد اضافے کے ساتھ ۱۳۸ بلین ڈالر تک پہنچ گئی تھی۔ 2013 میں مانیٹری پالیسی میں سختی کی بناء پر صکوک مارکیٹ میں 8.9 فیصد کمی ریکارڈ ہو کر گلوبل پرائمری صکوک مارکیٹ میں صکوک کی خرید 119.7 بلین ڈالر تک ہو گئی تھی۔ 2014 کی ابتدائی ششماہی میں حسب توقع دنیا بھر میں کوک کا اجراء بہت زیادہ ہونے لگا، جس کی کل مالیت ۶۶۶۲ بلین ڈالر ریکارڈ کی گئی تھی۔[xvi]

۲۲ جون ۲۰۱۴ تک پاکستان میں ۶۳۷۶۴۳ مالیت کے کل 78 صکوک جاری ہوئے تھے۔[xvii]

سال 2017 کے اختتام تک پوری دنیا میں کل جاری شدہ صکوک کا کل حجم ۱۱۸۶۸ بلین ڈالر تک پہنچ گیا تھا۔ جبکہ سن ۲۰۱۵ میں 66.1 بلین ڈالر کے صکوک جاری ہوئے تھے۔[xviii] جبکہ ۲۰۱۶ میں کل 87.9 بلین امریکی ڈالر کے صکوک جاری ہوئے۔

پاکستان نے پہلے بین الاقوامی مارکیٹ اور مقامی بڑے بینکوں کے ذریعے کھربوں روپے کے صکوک جاری کیے۔ لیکن 2023 کے آخر اور 2024 سے حکومت نے ایک بڑا متبادل راستہ اختیار کیا اور پاکستان اسٹاک ایکسچینج (PSX) کے ذریعے براہِ راست عوام اور بینکوں کے لیے صکوک نیلام کرنا شروع کیے۔

حالیہ مجموعی حجم: صرف پچھلے ایک سے ڈیڑھ سال کے دوران اسٹاک ایکسچینج اور بینکوں کے ذریعے 1,000 ارب روپے (1 ٹریلین روپے) سے زائد مالیت کے صکوک کامیابی سے فروخت کیے جا چکے ہیں، جن میں 1 سالہ، 3 سالہ اور 5 سالہ مدت کے صکوک شامل ہیں۔

2026 کی صورتحال: سال 2026 میں بھی اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے کیلنڈر کے مطابق ہر مہینے صکوک کی باقاعدہ نیلامی (Auctions) جاری ہے۔ ان نیلامیوں میں حکومتِ پاکستان نے موٹر ویز، ہائی ویز اور اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ جیسے بڑے سرکاری اثاثوں کو بطورِ ضمانت (Underlying Assets) استعمال کر کے بینکوں اور عوام سے سینکڑوں ارب روپے کے فنڈز حاصل کیے ہیں۔

معاشی معاملات میں صکوک کی اہمیت:

معاصر معاشی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے فقہائے کرام اور جدید ماہرینِ اقتصاد نے صکوک کا متبادل تصور وضع کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدائی دور میں جاری کیے گئے صکوک کی ساخت میں "طے شدہ آمدنی والے مالیاتی تمسکات" (Fixed-Income Securities) کی جھلک نمایاں دکھائی دیتی ہے؛ جس کا مقصد سرمایہ کاروں کو ایک معین مدت کے دوران باقاعدگی سے منافع کی فراہمی اور پختگی (Maturity) پر ان کے اصل سرمائے (Capital) کی محفوظ واپسی کو یقینی بنانا تھا۔ تاہم، صکوک کی ایک اور مروجہ شکل یہ بھی ہے جہاں منافع کو کسی فرضی یا پہلے سے طے شدہ شرح کے بجائے، براہِ راست اس مخصوص منصوبے سے حاصل ہونے والی حقیقی آمدنی اور نفع ونقصان سے مشروط کر دیا جاتا ہے۔

روایتی مالیاتی تمسکات (conventional securities) کی طرح صکوک بھی مختلف طبقات، کرنسی اور مختلف مدتوں کے لئے ہو سکتے ہیں، اور ان کی بھی ریٹنگ اور لسٹنگ ہو سکتی ہے، ثانوی مارکیٹ میں اس کی خرید و فروخت ہو سکتی ہے۔ صکوک کی ساخت سے لیکر اس کی اجراء اور خرید و فروخت کے تمام مراحل میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ وہ پوری طرح شریعت اسلامیہ کے مطابق ہو، اور اس میں کوئی بات شریعت کے خلاف نہ ہو۔[xix]

مزید وضاحت کے لئے صکوک کی ضرورت اور اہمیت کو ذیل میں ہم نکات کی صورت میں درج کرتے ہیں:

۱۔ حکومتی یا نجی سطح کے بڑے اور عظیم نوعیت کے منصوبے (Mega projects) جن کے لئے کوئی ایک شخص یا ایک ادارہ سرمایہ فراہم نہیں کر سکتا ہے، جیسے بڑی سڑکیں، پل، ایئرپورٹس، بندرگاہ وغیرہ۔ ان منصوبوں کی سرمایہ کاری کے لئے صکوک سب سے بہترین ذریعہ ہیں۔ کہ ان منصوبوں کے صکوک بڑی تعداد میں سرمایہ کاروں کی اس میں شمولیت کا ذریعہ بنتے ہیں۔

۲۔ وہ سرمایہ کار جو چاہتے ہیں کہ اپنا فاضل سرمایہ کسی منافع بخش منصوبے میں اس طرح لگائیں کہ وہ جب چاہیں تو اپنا سرمایہ واپس لے سکیں، ان کے لئے صکوک بہترین راستہ ہے۔ کیونکہ صکوک کی عام طور پر ثانوی مارکیٹ ہوتی ہے جہاں ان کی لین دین ہوتی ہے۔ لہذا اگر بڑی مقدار میں بھی سرمایہ لگائیں تو جب ضرورت ہوگی ثانوی مارکیٹ میں ان صکوک کو واپس بیچ کر اپنی اصل رقم بمعہ منافع (اگر صکوک سے متعلقہ منصوبے کے تحت وہ منافع کا حقدار ہو گیا ہو) وصول کر سکیں گے۔[xx]

۳۔ اسلامی بینکاری عالمی سطح پر روز افزوں ترقی کر رہی ہے، عوامی سطح پر بھی اس کی طرف رجحان کافی زیادہ ہو چکا ہے۔ اسلامی بینکاری کے لئے بالخصوص پاکستان میں شاید سب سے بڑا مسئلہ انتظام سیالیت (Liquidity Management) کا ہے کہ جب ان کے پاس فاضل سرمایہ ہو وہ اسے کسی منافع بخش اسکیم میں لگا سکیں اور جب انہیں سرمایہ کی ضرورت ہوگی وہ واپس سرمایہ حاصل کر سکیں۔۔ لہذا ان کے لئے بڑے پیمانے پر اپنا فاضل سرمایہ منافع بخش مواقع میں لگانے کا صکوک سے بہتر کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ سرمایہ کی منڈی (Capital Market) میں عام طور پر دو چیزیں ہوتی ہیں:

(الف) ایکویٹی مارکیٹ (the equity market) جس میں عام طور پر کمپنیوں کے حصص (Shares) کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

(ب) ڈیبٹ مارکیٹ (the debt market)، جس میں بانڈز اور دیگر تمسکات (debentures) کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

سودی کی بنیاد پر کام کرنے والے مالیاتی اداروں کے لئے بانڈز وغیرہ کی صورت میں بہت مواقع ہیں، جبکہ اسلامی بینکوں سمیت دیگر اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے Debt Market میں قرضہ فراہم کرنے کا میدان عام طور پر صکوک ہی ہیں۔ لہذا صکوک وہ بہترین مالیاتی دستاویز ہیں جس میں اسلامی بینک اپنا فاضل سرمایہ لگا کر اس کو منافع بخش بنا سکتے ہیں۔

نیز جیسا کہ معلوم ہے کہ تقریبا ہر ملک کے مرکزی بینک کی طرف سے ملک میں موجود تمام بینکوں کے ذمہ یہ لگایا جاتا ہے کہ وہ اپنے سرمایے کا ایک مخصوص حصہ احتیاطی (Reserve) کے طور پر مرکزی بینک کے پاس رکھوائے۔ قانونی مجبوری کی وجہ سے اسلامی بینکوں کو بھی اپنے سرمایے میں سے مخصوص

حصہ مرکزی بینک کے پاس رکھوانا پڑتا ہے۔ سودی بینکوں کو تو اپنے اس سرمایے پر مرکزی بینک کی طرف سے سود ادا کیا جاتا ہے جبکہ اسلامی بینکوں کا یہ کثیر سرمایہ کسی منافع کے بغیر بینکوں کے پاس پڑا رہتا تھا۔ اب صکوک کی صورت میں ایک ایسی غیر سودی پروڈکٹ آئی ہے جس میں اسٹیٹ بینک اسلامی بینکوں کا سرمایہ لگاتا ہے اور اس کی بنیاد پر انہیں حلال منافع دیا جاتا ہے۔ یہ اسلامی بینکوں کے لئے ایک بہت اہم پیش رفت ہے جس سے ان کی مجموعی کارکردگی پر بہت مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

۴۔ صکوک سرمایہ کی مبنی بر انصاف تقسیم کا بھی ایک اہم وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ کیونکہ صکوک سے متعلقہ منصوبے سے ہے جو منافع حاصل ہوگا وہ تمام صکوک ہولڈرز میں اپنے صکوک کی بقدر برابری کی بنیاد پر تقسیم ہوگا۔ لہذا اس کی وجہ سے معاشرے میں زر کی پھیلاؤ میں وسعت ہوگی اور یہ صرف گنے چنے سرمایہ کاروں تک محدود نہیں رہے گا۔

۵۔ سیکیوریٹائزیشن صکوک جاری کرنے والے (Originator) کے لئے بھی مفید ہے۔ اس سے منصوبہ جات کے لئے رقوم کی منظوری کے عمل کو شفاف رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ رقوم کا حصول اور پورے پراسیس کو کنٹرول کرنے کا عمل بہتر ہو جاتا ہے۔ عوام الناس کو منصوبے کے بارے میں فراہم کی گئی اطلاعات کی بنیاد پر صکوک پر ان کے اعتماد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مختلف انداز کے نت نئے صکوک جاری کرنے سے سرمایہ کی منڈی (Capital Market) کو فروغ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی بنیاد پر عالمی سطح پر سرمایہ کا حصول بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ نیز کاروباری خطرات کی تقسیم (Risk Sharing) بھی بہتر طریقے سے ہو سکتی ہے۔[xxi]

معاشی ترقی پر صکوک کے اثرات:

صکوک کی اہمیت کے بارے میں ماقبل میں ذکر کردہ چند نکات سے معاشی ترقی پر اس کے کردار پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ ذیل میں چند مزید نکات درج کئے جاتے ہیں۔

1۔ صکوک چونکہ بڑے منصوبوں کے لئے خطیر رقم کی جمع کرنے کا ذریعہ ہے اس لئے اس کی وجہ سے سرمایہ کاری کے وسیع مواقع وجود میں آتے ہیں جن کی بناء پر ملک کی مجموعی پیداواری صلاحیت (G.P.D) میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ نیز چونکہ صکوک کے اندر ایسی خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے یہ سرمایہ کاروں اور سرمایہ کے مالکان کے درمیان مالی وساطت (Financial Mediation) کا اس طرح ذریعہ بنتے ہیں کہ اس میں محض مصنوعی طور پر تخلیق زر کا عمل نہیں ہوتا ہے بلکہ حقیقی اثاثے اور حقیقی منصوبے ہوتے ہیں اس لئے اس کے ذریعہ سے حاصل ہونے والا سرمایہ حقیقی منصوبوں میں ہی خرچ ہو جاتا ہے جس سے ایک طرف حقیقی ضروریات بھی پوری ہو جاتی ہیں تو دوسری طرف معیشت کو مجموعی طور پر کافی فائدہ بھی ہو جاتا ہے۔

2۔ صکوک کے ذریعہ حکومتی بجٹ میں درپیش خسارہ پورا کیا جا سکتا ہے، کیونکہ اس کے ذریعے سے عوام کو بڑے بڑے منصوبوں میں شامل کر کے ان منصوبوں کے لئے درکار رقم کی فراہمی کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔

3۔ نیز صکوک کے ذریعے سے حکومت اندرونی اور بیرونی قرضوں کی ادائیگی کا انتظام بھی کر سکتی ہے۔ کیونکہ حکومت ایسا کر سکتی ہے کہ حکومت عوام کو تعلیم، صحت اور حمل و نقل کی صورت میں جو عمومی خدمات اور سہولیات فراہم کرتی ہیں، حکومت اپنے قرضوں کی ذمہ داری ان خدمات کی ملکیت کی طرف منتقل کر دیں۔[xxii] جیسے ایئرپورٹس، موٹروے وغیرہ کی خدمات کی ملکیت کے صکوک جاری کر کے ان صکوک سے حاصل ہونے والی رقم سے قرضہ ادا کیا جائے، اور ایئرپورٹس، موٹروے وغیرہ سے حاصل ہونے والی آمدنی صکوک ہولڈرز کو منافع کی صورت میں دیا جائے۔

نیز ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ حکومتی سطح پر جس چیز کی پیداوار ہوتی ہے حکومت اس کے لئے استصناع کے صکوک جاری کر کے صکوک کی رقم سے اپنے قرضے ادا کرے، جبکہ صکوک ہولڈرز کو تیار پیداوار دی جائے جس کو وہ مارکیٹ میں فروخت کر کے اپنا نفع کما سکے۔ جیسا کہ حکومت اسٹیل تیار کرتی ہے یا بجلی بناتی ہے۔ تو ان پیداواری اشیاء کے لئے استصناع کے صکوک جاری کر کے حکومت کو پیشگی رقم حاصل ہو جائیگی، جبکہ اسٹیل تیار ہو جانے اور بجلی بن جانے کے بعد

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

صکوک ہولڈر کی نمائندہ کمپنی کو حوالہ کی جائے وہ انہیں فروخت کر کے منافع صکوک ہولڈر میں تقسیم کرے۔(جیسا کہ اس کی مزید وضاحت اور طریقہ کار اسی باب میں آگے تفصیل سے ذکر کیا جائے گا)

4۔ معاشی ترقی میں صکوک کے کردار کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ سے بیروزگاری میں کمی آجاتی ہے ، کیونکہ جب فاضل سرمایہ کاروباری سرگرمیوں میں استعمال ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے نت نئے منصوبے وجود میں آجاتے ہیں، جس بناء پر روزگار کے زیادہ مواقع میسر آنے لگتے ہیں، اور معاشرے کے متعدد عناصر اس سے وابستہ ہو کر روزگار پاتے ہیں۔[xxiii]

5۔اس کے علاوہ سرماوی منڈی (Capital Market) میں جہاں ایک طرف صکوک کی وجہ سے ترقی اوور تیزی تشکیل پاتی ہے، وہیں دوسری طرف صکوک نے چند اسلامی ممالک کی سرماوی منڈیوں کو درپیش مشکلات کے حل میں بڑا کردار ادا کیا۔ ان مشکلات میں سے قابل الذکر یہ ہیں: سرمایہ کاری کے لئے بروقت تیار اور مہیا کے Conventional Financial Instruments مواقع کی کمی، روایتی مالیاتی تمسکات کے ذریعہ معاشی ترقی کے لئے سرمایہ کاری مہیا کرنے میں ناکامی، ملکی اداروں پر سرمایہ کاری کے سلسلے میں ضروری اعتماد سازی، بیرونی سرمایے کی نقل وحرکت، اور بیرونی مارکیٹوں پر کشادگی کا خوف وغیرہ شامل ہیں۔[xxiv]

صکوک کی اقسام:

صکوک کی مختلف پہلوؤں سے کئی اقسام ہیں، جنہیں بنیادی طور پر پانچ بڑی تقسیمات (Categories) میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1. شرعی عقود پر مبنی تقسیم (Based on Shari'ah Contracts):

صکوک جس شرعی معاہدے کی بنیاد پر جاری کیے جاتے ہیں، اس لحاظ سے ان کی درج ذیل اقسام ہیں:

- **خرید و فروخت کے صکوک:** یہ مرابحہ، سلم، اور استصناع جیسے عقود پر مبنی ہوتے ہیں۔
- **شرکت پر مبنی صکوک:** ان میں شرکت، مضاربت، اور وکالت بالاستثمار شامل ہیں۔
- **اجارہ پر مبنی صکوک:** یہ اشیاء (اعیان)، افراد (اشخاص) یا خدمات کے کرایے (Lease) پر مبنی ہوتے ہیں۔
- **زراعت سے متعلق صکوک:** یہ مساقاۃ، مزارعت اور مغارست کے عقود پر مبنی ہوتے ہیں۔

2. پشتی اثاثے (Underlying Assets) کے حساب سے تقسیم:

اس اعتبار سے صکوک کی چار بڑی اقسام ہیں:

- **Asset-Backed Sukuk:** اس میں اثاثے کی ملکیت مکمل طور پر صکوک ہولڈرز کو منتقل ہو جاتی ہے۔ نفع و نقصان کا دارومدار حقیقی اثاثے کی آمدنی پر ہوتا ہے اور اثاثہ ضائع ہونے کی صورت میں نقصان صکوک ہولڈرز کا ہوتا ہے۔
- **Asset-Based Sukuk:** اس میں قانونی طور پر اثاثے کی ملکیت منتقل نہیں ہوتی بلکہ وہ جاری کرنے والے (Originator) کی بیلنس شیٹ پر ہی رہتا ہے۔ صرف انتفاعی ملکیت (Beneficial Ownership) یعنی اثاثے سے فائدہ حاصل کرنے کا حق صکوک ہولڈرز کو دیا جاتا ہے۔
- **مخلوط صکوک (Hybrid Sukuk):** ان صکوک میں ایک سے زیادہ اسٹرکچرز (جیسے اجارہ اور مرابحہ) یا مادی اور تجریدی اثاثوں کو جمع کیا جاتا ہے۔
- **منفی صکوک (Light Sukuk):** یہ کسی اثاثے سے حاصل شدہ منفعت یا مالی حق کی بنیاد پر جاری کیے جاتے ہیں، جیسے موبائل کمپنی کا ایئر ٹائم۔

3. جاری کرنے والے (Originator) کے اعتبار سے تقسیم:

- حکومتی صکوک (Sovereign Sukuk): جنہیں براہِ راست حکومت جاری کرتی ہے۔

- مشابہ حکومتی صکوک (Quasi Sovereign Sukuk): جنہیں حکومت کے ماتحت ادارے جاری کرتے ہیں۔
- تجارتی کمپنیوں کے صکوک (Corporate Sukuk): جنہیں نجی یا مشترکہ تجارتی کمپنیاں جاری کرتی ہیں۔
- مالیاتی اداروں کے صکوک: جنہیں بینک یا دیگر مالیاتی ادارے اپنی ضروریات کے لیے جاری کرتے ہیں۔

4. مدت (Maturity) کے اعتبار سے تقسیم:

- قلیل المیعادی صکوک (Short Term Sukuk): جو ایک ماہ سے ایک سال تک کی مختصر مدت کے لیے ہوں۔
- طویل المیعادی صکوک (Long Term Sukuk): جو ایک سال سے زائد مدت کے لیے جاری کیے جائیں۔

5. منافع کی تعیین کے لحاظ سے تقسیم:

- متعین منافع والے صکوک (Fixed Return Sukuk): جن میں آمدنی طے شدہ ہوتی ہے، جیسے خرید و فروخت پر مبنی صکوک۔
- تغیر پذیر منافع والے صکوک (Variable Return Sukuk): جن میں منافع متعین نہیں ہوتا بلکہ اثاثے سے حاصل ہونے والی حقیقی آمدنی کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔

حاصل کلام:

اس مقالے کا حاصل کلام درج ذیل دس نکات میں پیش کیا جا رہا ہے:

1. صکوک جدید اسلامی مالیاتی نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، جو روایتی سودی بانڈز کا ایک بہترین اور شفاف شرعی متبادل فراہم کرتے ہیں۔
2. یہ ایسی ہم قیمت دستاویزات ہیں جو کسی مادی اثاثے، منفعت، خدمت یا سرمایہ کاری کے منصوبے میں غیر منقسم حصوں کی ملکیت کی نمائندگی کرتی ہیں۔
3. صکوک کا تصور اگرچہ قدیم ہے، لیکن اس کا موجودہ ڈھانچہ بیسویں صدی کی آخری دہائیوں میں ملائیشیا اور بحرین سے شروع ہو کر عالمی سطح پر پھیلا۔
4. یہ بڑے قومی منصوبوں جیسے سڑکوں، پلوں اور ایئرپورٹس کے لیے سرمایہ فراہم کرنے کا سب سے موثر ذریعہ ثابت ہوئے ہیں۔
5. اسلامی بینکوں کے لیے انتظام سیالیت (Liquidity Management) کا مسئلہ حل کرنے میں صکوک کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔
6. چونکہ صکوک حقیقی اثاثوں سے جڑے ہوتے ہیں، اس لیے یہ مصنوعی زر کے بجائے حقیقی معاشی سرگرمیوں اور جی ڈی پی میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔
7. حکومتیں ان کے ذریعے بجٹ خسارہ پورا کرنے اور اندرونی و بیرونی قرضوں کی ادائیگی کا انتظام احسن طریقے سے کر سکتی ہیں۔
8. یہ نظام معاشرے میں دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتا ہے کیونکہ منافع براہِ راست حقیقی اثاثوں کی کارکردگی سے وابستہ ہوتا ہے۔
9. صکوک کے ذریعے شروع ہونے والے نئے ترقیاتی منصوبے روزگار کے نئے مواقع پیدا کرتے ہیں جس سے بیروزگاری میں نمایاں کمی آتی ہے۔
10. اپنی شفافیت اور شرعی افادیت کی وجہ سے صکوک آج عالمی سطح پر مسلم اور غیر مسلم دونوں معیشتوں میں تیزی سے مقبول ہو رہے ہیں۔

صکوک مختلف النوع فوائد کے حامل ہونے کی بناء پر معاصر اسلامی مالیاتی سسٹم میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ قدیم اسلامی لٹریچر میں اگرچہ صکوک اور صکاک کا تذکرہ ملتا ہے لیکن اس کا معاصر صکوک سے بالکل بھی تعلق نہیں ہے۔ نیز مقالہ ہذا میں صکوک کی تعریف و اقسام ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ صکوک کی اہمیت و ضرورت اور معاشی ترقی میں صکوک کے کردار پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ صکوک جن خصوصیات کے حامل ہیں وہ خصوصیات نہ تو مروجہ سودی بانڈز میں پائی جاتی ہیں اور نہ ہی کسی اور سودی یا اسلامی پروڈکٹس میں۔ یہی وجہ ہے کہ صکوک کے اجراء کے سلسلے میں عالمی سطح پر مسلم و غیر مسلم ممالک میں کافی پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔

حواشی و حوالہ جات

---

i ابن منظور الافریقی، محمد بن مکرم بن علی لسان العرب، الناشر: دار صادر - بیروت، الثالثۃ - 1414ھ، ج ۱۰ ص ۴۵۷.

ii النیسابوري الخرکوشي، عبد الملک بن محمد، شرف المصطفی، دار البشائر الإسلامیۃ مکۃ، الأولی - 1424ھ، ج ۴، ص ۲۲۰.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.9. No.2.2026

[iii] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض، رقم الحدیث:40-(1528) ج۳، ص ۱۱۶۲۔

[iv] النووي، أبوزکریا یحیی، شرح النووي علی مسلم، دار إحیاء التراث العربي بیروت الثانیة، 1392، ج10 ص 171.

[v] کیرانوی، وحید الزمان، القاموس الوحید، اشاعت اول، جون ۲۰۰۱، ص ۹۳۳.

[vi] المجلس الشرعي، المعاییر الشرعیة، الناشر AAOIFI، المنامة بحرین: ۲۰۱۰، ص:۲۳۸،

[vii] محمد ایوب، اسلامی مالیات، اسلامی بینکاری: اصول اور تطبیق، رفاہ سنٹر آف اسلامک بزنس، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد، اشاعت اول ۲۰۱۰، ص ۲۷۴

[viii] Abubakar Abdul Hameed, Application of Sharia Principals of Legal And Beneficial Ownership in Debt Bsed Sukuk, International Islamic University MalaysiaMay 2015, page 22.

[ix] عثمانی، ڈاکٹر عمران اشرف، شرکت ومضاربت عصر حاضر میں، مکتبہ معارف القرآن کراچی، طبع جدید 1999، ص:450

[x] .Abubakar AbdulHameed, ibid, 2015, page 22

[xi] العمراني، د. عبداللہ بن محمد، والسحیباني، د. محمد بن رابراهیم، التصکیک في الأسواق المالیة الإسلامیة، حالة صکوک الاجارة، جامعة الامام محمد بن سعود الإسلامیة، الناشر کرسي سابک لدراسات الأسواق المالیة الإسلامیة، الریاض سنة ۱۴۳۴، ص ۴.

[xii] .Abubakar AbdulHameed, ibid 2015, page 22

[xiii] المعاییر الشرعیة، حوالہ بالا، صکوک الاستثمار، ص ۴۸۶

[xiv] ڈاکٹر محمد ایوب، اسلامی مالیات، حوالہ بالا، ص ۵۱۳

[xv] Effectiveness of Sukuk in Islamic Mohamad Zaid Mohd Zin & Others, The Finance Market, Australian .Journal of Basic and Applied Sciences, 5(12) 2011, page: 475

[xvi] .Abubakar AbdulHameed, ibid, 2015, page 21

[xvii] ,Salman Ahmad Shaikh, Sukuk Market in Pakistan Set for Take-Off https://islamiceconomicsproject.wordpress.com/ retrivated on June 9, 2014

[xviii] Report prepared by Bank Negara Malaysia, 2016 GLOBAL SUKUK MARKET, A RECORD YEAR FOR CORPORATE ISSUANCE, publishef in 2017, page3

[xix] COMCEC, The Role of Sukuk in Islamic Capital Markets, February 2018, COMCEC COORDINATION OFFICE, Ankara, TURKEY page 5-6

[xx] عثماني، المفتي محمد تقي الصکوک وتطبیقاتها المعاصرة، ورقة مقدمة إلی الدورة العشرین لمؤتمر مجمع الفقه الاسلامی، ۲۰۰۷.

[xxi] محمد ایوب، اسلامی مالیات، حوالہ بالا، ص ۵۱۸

[xxii] زاهر علی محمد التصکیک ودوره في تطویر سوق مالیة إسلامیة، دار عماد الدین، عمان، الطبعة الأولی، 2009، ص-197.200

[xxiii] امل علی وغیرها، الصکوک الإسلامیة کأداة للتمویل وأثرها علی النمو الاقتصادي، المرکز الدیمقراطی العربي 2018، ص 24.

[xxiv] أمل علی الصکوک الإسلامیة کأداة للتمویل وأثرها علی النمو الاقتصادی، حوالہ بالا۔